سوفٹ ویئر سروسز بذریعہ موبائل فون کا حکم!

ادارہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین وشرع مبین درج ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ:

ہماری کمپنی نے ایک سافٹ ویئر بنایا ہے، جو بذریعہ موبائل فون ادائیگی کی تصدیق کرے گا۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہوگا کہ ڈیبٹ کارڈ کی سہولت جو پاکستان بھر میں موجود ہے اور خریدار کو ادائیگی کی سہولت کے لیے دکان پر ایک مشین لگی ہوتی ہے، جس کے ذریعے وہ اشیاء کی قیمت کی ادائیگی کرتے ہیں۔ بالکل اسی طرز پر ہم مشین کی جگہ یہ سہولت موبائل فون بذریعہ سافٹ ویئر پاکستان بھر میں متعارف کروانا چاہتے ہیں۔ جس طرح ڈیبٹ کارڈ کے ذریعے کوئی شئے خریدتے ہیں اور بذریعہ بینک ادائیگی ہوتی ہے، بالکل اسی طرح ہماری کمپنی یہ سہولت بذریعہ موبائل فون دے رہی ہے، جس میں خریدار اپنی خریدی گئی اشیاء کی ادائیگی کرے گا اور دکاندار ہمیں اور بینک کو سروس چارجز کی مد میں اپنی اشیاء کی قیمت میں ڈسکاؤنٹ کرکے ادائیگی کرے گا، مثلاً ایک چیز ۵۰۰ روپے مالیت کی ہے، مگر دکاندار خریدار کو وہ شئے ۴۹۰ روپے میں دے گا، اس طرح ۱۰ روپے وہ خریدار کو ڈسکاؤنٹ دے گا، جو ہم اور بینک اپنی متعین کی گئی شرح کے حساب سے بطور سروس چارجز آپس میں تقسیم کریں گے۔ اس میں خریدار کو کوئی اضافی رقم نہیں دینی ہوگی، جو اس شئے کی مالیت ہے وہی رقم وہ بینک کے ذریعے ادا کرے گا، یعنی ۵۰۰ روپے ہی خریدار دکاندار کو دے گا، ڈیبٹ کارڈ کی وجہ سے مزید اضافی چارجز کی ادائیگی ضروری نہیں ہوگی اور اس کے علاوہ ہماری کمپنی اس سافٹ ویئر لائسنس کی سالانہ فیس بھی بینک سے متعین کیے گئے حساب سے ہر سال چارج کرے گی۔

گزارش ہے کہ آپ اس سلسلے میں ہماری رہنمائی فرمائیں کہ شرعی طور پر یہ کاروبار جائز ہے یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ اس معاونت پر آپ کو جزائے خیر عنایت فرمائے، آمین۔ مستفتی: محمد جاوید عبدالشکور

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

واضح رہے کہ ڈیبٹ کارڈ کا استعمال شرعاً جائز ہے، بشرطیکہ اس میں کوئی سودی لین دین نہ ہو۔ اس طریقۂ کار میں خریدار کے اکاؤنٹ میں رقم موجود ہوتی ہے، وہ دکاندار کے پاس خریداری

کے لیے جاتا ہے۔خریداری کے بعد واجب الاداء رقم کی ادائیگی ڈیبٹ کارڈ کے ذریعہ اس طور پر ہوتی ہے کہ خریدار دکاندار کو ڈیبٹ کارڈ دیتا ہے، جسے وہ بینک کی طرف سے فراہم کردہ مشین میں سے گزارتا ہے، مشین اس کارڈ کا نمبر نوٹ کرکے خریدار کے اکاؤنٹ کی تفصیلات بتاتی ہے اور موجودہ کٹوتی کے بارے میں پوچھتی ہے، دکاندار اس سے متعلق معلومات فراہم کرکے وہ کٹوتی اپنے اکاؤنٹ میں منتقل کرتا ہے۔ بینک تاجر سے ایک متعین حصہ ڈسکاؤنٹ چارجز لیتا ہے، مثلاً: ۵۰۰ روپے کی رقم منتقلی کی وجہ سے ۱۰ روپے بینک اس منتقلی کے سروس چارجز وصول کرتا ہے۔

فقہی اعتبار سے یہ معاملہ، حوالہ (ایک کا قرض دوسرے کی طرف منتقل کرنا) ہے۔تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ کرنٹ اکاؤنٹ میں موجود رقم بھی بینک کو قرض دینے کے حکم میں ہے، اب جب یہ شخص تاجر سے کوئی چیز ڈیبٹ کارڈ کے ذریعہ خریدتا ہے تو اسے یہ قرضہ بینک سے وصول کرنے کا کہتا ہے اور بینک اگر تاجر سے اس رقم کی منتقلی کا حق الخدمت لیتی ہے تو ایسا کرنا شرعاً جائز ہے۔''الوسیط'' میں ہے:

''إذا كانت الوديعة مبلغاً من النقود أو أی شیئ آخر مما يهلك بالاستعمال، وكان المودع عندهٗ مأذوناً له فی استعماله اعتبر العقد قرضاً''۔(الوسیط فی شرح القانون المدنی، عقد الودیعۃ، الفصل الرابع، ۷/ ۷۵۳، ط: داراحیاء التراث العربی)

آگے لکھتے ہیں:

''وأكثر ما ترد الوديعة الناقصة على ودائع النقود..........''۔ (ایضاً)

اسی طرح کمپنی کا بینک سے متعین کردہ حساب سے سافٹ ویئر لائسنس کی سالانہ فیس چارج کرنا بھی جائز ہے، کیونکہ یہ سافٹ ویئر کمپنی اور بینک والوں کی ضرورت ہے، لہٰذا بینک سے بھی اس کی فیس چارج کرنا درست ہے۔فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

''وفی نوادر ابن سماعة: استأجر رجلين يحملان له هذه الخشبة إلى منزله بدرهم فحملها أحدهما فله نصف درهم وهو متطوع إذا لم يكونا شريكين قبل ذلك فی الحمل والعمل وكذلك لو استأجرهما لبناء حائط أو حفر بئر ولو كانا شريكين فی العمل يجب الأجر كله ويكون بين الشريكين ويصير عمل أحدهما بحكم الشركة كعملهما، كذا فی المحيط''۔(الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الإجارۃ، الباب الثامن عشر، ۴/ ۴۵۷، ط: رشیدیہ) فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
محمد انعام الحق	ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد عبدالقادر	محمد عمران ممتاز متخصص فقہ اسلامی

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی